السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگرایک عورت کا نکاح اس مرد سے دوبارہ ہوتا ہے جس کے نکاح میں وہ پہلے تھی لیکن پھر طلاق کی وجہ سے علیحدگی ہوگئی اوراس کا نکاح کسی اور سے ہوگیا تھا اب اس پہلے مرد کے نکاح میں اگر آتی ہے تو اس مرد کو کتنی طلاقوں کا حق حاصل ہے۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب آدمی بیوی کو دخول اور رخصتی سے قبل ہی طلاق دے دے یا پھر دخول کے بعد طلاق دے اور عدت میں رجوع نہ کرے، اور پھر دوبارہ اس سے نکاح کرلے اوراس عورت نے کسی اور شخص سے شادی نہ کی ہو تو وہ باقی ماندہ طلاق میں ہی واپس آئیگی، اس میں کوئی اختلاف نہیں، اس طرح اسے دو طلاقیں باقی ہونگی۔

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اس کا اجمالی بیان یہ ہے کہ جب اس کی بیوی بائن ہوجائے، اور پھر اس نے اسی عورت سے شادی کرلی تو اس کی تین حالتیں ہیں:

پہلی حالت:

وہ اسے تین طلاقیں دے دے، اور وہ عورت کسی دوسرے شخص سے شادی کرے اور وہ اسے چھوڑ دے پھر پہلا خاوند اس سے شادی کرلے تو بالاجماع یہ عورت تین طلاق میں واپس آئیگی یعنی اسے تین طلاق دینے کا حق ہوگا، ابن منذر کا قول یہی ہے۔

دوسری حالت:

اسے تین کی بجائے ایک یا دو طلاق دی ہوں، اور خاوند اپنی بیوی سے رجوع کرلے، یا پھر دوسرے خاوند سے قبل وہ دوبارہ نکاح کرلے تو جتنی طلاق باقی ہونگی اس میں ہی وہ عورت واپس آئیگی، ہمارے علم کے مطابق اس میں کوئی اختلاف نہیں۔

تیسری حالت:

اسے تین سے کم یعنی ایک یا دو طلاق ہوئی ہوں، اور عورت کی عدت ختم ہوجائے، پھر اس نے کسی دوسرے شخص سے نکاح کرلیا ہو، اور پھر بعد میں وہ عورت پہلے خاوند سے شادی کرلے تو امام احمد رحمہ اللہ سے اس مسئلہ میں دو روایتیں ہیں:

پہلی روایت: وہ باقی ماندہ طلاق کے ساتھ ہی واپس ہوگی، اکابر صحابہ کرام عمر اور علی اور ابی بن کعب اور معاذ اور عمران بن حصین اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہم کا یہی قول ہے۔ اور زید اور عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے یہی مروی ہے اور سعید بن مسیب اور عبیدہ اور حسن، مالک، ثوری، ابن ابی لیلی، شافعی، اسحاق، ابو عبیدہ، ابو ثور، محمد بن حسن، ابن منذر کا یہی قول ہے۔

اور امام احمد سے دوسری روایت یہ ہے کہ: وہ تین طلاق پر ہی واپس آئیگی یعنی اسے پھر تین طلاق کا حق حاصل ہوگا ابن عمر، ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہم اور عطاء، نخعی، شریح ابو حنیفہ اور ابو یوسف رحمہم اللہ کا قول یہی ہے" انتہی

دیکھیں: المغنی (389/7)۔

اس بنا پر آپ کے دوست کی بیوی نے پہلی طلاق کے بعد نکاح نہیں کیا تھا تو عقد ثانی کے بعد اسے دو طلاق کا حق حاصل ہے۔

اب اگر وہ اسے مزید دو طلاقیں دے دے تو وہ اس سے بائن کبری ہوجائیگی، اور اس کے لیے اس سے نکاح کرنا حلال نہیں حتی کہ وہ کسی دوسرے شخص سے نکاح رغبت کرے نہ کہ نکاح حلالہ پھر وہ شخص اسے اپنی مرضی سے طلاق دے دے یا پھر فوت ہوجائے تو پہلا خاوند نکاح کرسکتا ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتویٰ

فتوی کمیٹی